

## 149347-والدہ کی لालہ میں پسے لینا

### سوال

اگر والدہ اکلی گھر کے اخراجات برداشت کرتی ہو اور الحمد للہ وہ اس کی طاقت بھی رکھتی ہے لیکن کسی حد تک خرچ کرنے میں تحوزہ بہت تردد سے کام لیتی ہو، اور اپنی بیٹی کو خرچ تدوینتی ہے لیکن بیٹی کے لیے یہ خرچ کافی نہیں ہوتا۔

تو یا حسب ضرورت بیٹی اپنی والدہ کی لالہ میں کچھ پسے لے سکتی ہے یا کہ ایسا کرنا حرام ہو گا، اور بیٹی کے لیے دعاء کی قبولیت میں مانع بن سکتا ہے، یا ایسا کرنا حرام نہیں؟

### پسندیدہ جواب

#### اول :

اگر والد فوت ہو چکا ہو، یا پھر والد اپنی اولاد کا خرچ برداشت نہ کر سکتا ہو، اور والدہ مالدار ہو تو اولاد کا خرچ ماں پر واجب ہو جاتا ہے کیونکہ انہیں اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔

ابن قدماء رحمہ اللہ کستے میں :

"اگر باپ تنگ دست ہو تو ماں پر نفقة واجب ہو جاتا ہے" انتہی

ویکھیں : المغنی (11/373).

بیٹی کی شادی ہونے تک بیٹی کا خرچ والدین کے ذمہ ہے؛ کیونکہ شادی کے بعد اس کے اخراجات خاوند پر واجب ہو جائیں گے۔

مزید آپ سوال نمبر (13464) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

#### دوم :

اگر ماں اپنی بیٹی پر معروف و بہتر طریقہ سے کافی اخراجات کرتی ہو، تو بیٹی کے لیے اپنی والدہ کی اجازت کے بغیر والدہ کا مال لینا جائز نہیں ہو گا۔

لیکن اگر ماں اپنی بیٹی کو کھانے پینے اور بس و تعلیم وغیرہ کے لیے کافی ہونے کے اخراجات نہیں دیتی یعنی اس طرح کی لڑکی کو جتنا خرچ چاہیے نہیں دیتی تو پھر بیٹی کے لیے بہتر طریقہ سے ماں کی اجازت کے بغیر مال لینا جائز ہو گا۔

صحیح بخاری اور مسلم میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ :

ہند بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا :

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان ایک بخیل شخص ہے مجھے اور میرے بچے کے لیے کافی رقم نہیں دیتا، اگر میں اس کی لالہ میں کچھ لے لوں تو ہمارا گوارا ہوتا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اتنا مال لے یا کرو جو تمہیں اور تمہارے بچے کے لیے کافی ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5364) صحیح مسلم حدیث نمبر (1714).

قرطبی رحمہ اللہ کتنے ہیں :

"یہاں المعرفت سے مراد وہ مقدار ہے جو اس معاشرے میں عادت کے مطابق کفائت و گزر بسر کے لیے ہو" انتہی

دیکھیں : فتح الباری (9/509).

شیخ صالح فوزان اس حدیث میں وارد "المعروف" کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"آپ جو لیتی ہو وہ معروف اور بہتر طریقہ سے ہو، یعنی جو حاجت و ضرورت سے زائد نہ ہو، اور تمہاری اولاد کو کافی ہو، اس سے زائد اشیاء وغیرہ کے لیے نہ ہو، بلکہ صرف ضروری اشیاء کے لیے جتنا کافی ہو لے یا کرو" انتہی

دیکھیں : المفتی من فتاوی الغوزان (27/69).

اس لیے جب بیٹی اپنی ماں کا مال بغیر اجازت لے سکتی ہے تو اس کے اتنا کچھ بھی لینا جائز ہو گا جس پر وہ مجبور ہو یا اس کی بہت زیادہ ضرورت رکھتی ہو، لیکن اگر وہ خرچ زیادہ کرنے یا پھر بہاس وغیرہ زیادہ لینے کے لیے لیتی ہے تو یہ جائز نہیں ہو گا، کیونکہ ایسا کرنا ناجائز مال کھانے کے مترادف ہے، اور یہ فعل اس کی دعا کی عدم قبولیت کا بھی باعث ہو گا۔

واللہ اعلم.